# مکاتیبِ اکابرؒ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

## بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

### حضرت مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک) رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

باسمہٖ تعالیٰ (۱/۱/۱۹۷۶ء)

گرامی مفاخر، فاضلِ اجل، الشیخ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، بورك في درجاتكم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاجِ سامی بعافیت وجمعیّت باد!

حجازِ مقدّس اور افریقہ کے کامیاب دورہ سے بخیریت واپسی پر دلی مبارک باد عرض کرتا ہوں، ع:

آمين آمين لا أرضى بواحدة
حتى أضمّ إليها ألف آمينا!

ایک تکلیف دینا چاہتا ہوں، اور وہ یہ کہ بندہ کے ایک دوست محترم نور محمد صاحب لیکچرر کالج بہاول نگر، حجازِ مقدّس کے سفر کا بہت دنوں سے والہانہ شوق رکھتے ہیں، اور یہ اس سلسلہ میں آں جناب سے تعاون کے متمنّی ہیں، اُمید ہے کہ آں محترم موصوف کے ساتھ اس نیک مقصد میں پورا تعاون فرماتے ہوئے بندہ کو ممنون فرماویں گے، وأجركم على الله تبارك وتعالىٰ!

فقط والسلام

عبدالحق غفرلہ

(مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

## حضرت مولانا سید اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

ذو المجد والکرم زید مجدُکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اُمید ہے کہ مزاجِ والا مع جمیع متعلقین بعافیت ہوگا، اور واپسی بھی بخیریت ہوئی ہوگی۔

جیسا کہ عرض کیا تھا مصمّم ارادہ واپسی میں کراچی حاضری کا تھا، اور جدہ پہنچ کر اتوار ۱۵/اپریل کے پی آئی اے کے پلین میں سیٹ معلوم کرنے کے لیے فرید سے بھی کہہ دیا تھا، مگر فرید نے بتایا کہ پلین ہی نہیں جائے گا۔ پھر جب کل شام کو ٹکٹ دکھایا سیٹ بک کرانے کے لیے تو معلوم ہوا کہ ''مجمع البحوث'' کے ''حجز المحل'' کرانے والے نے میرے ٹکٹ میں روٹ بھی بدلوا دیا، اور ٹکٹ پر یہ بھی لکھوا دیا کہ ائیر انڈیا کے علاوہ کسی اور کمپنی سے سفر نہیں کرسکتا، اب اس صورت میں بالکل مجبوری ہوگئی، وقت بھی زیادہ ضائع ہوگیا، اور اب ائیر انڈیا سے سیدھے بمبئی جانا ہوگا، اور کوئی شکل نہ ہوسکے گی۔ افسوس ہے کہ آپ یقیناً منتظر ہوں گے، اور احقر حسب الوعد مجبوری کی بنا پر حاضر نہ ہوسکے گا۔

مولوی عبداللہ صاحب (کاکاخیل) سلمہٗ کا ولیمہ بھی ان پر دَین (قرض) ہی رہ جائے گا، زندگی رہی تو پھر کبھی کھایا جائے گا۔ ان سے سلام فرمادیں، اور اسی طرح صاحب زادگان اور تمام پُرسانِ احوال حضرات سے سلام مسنون فرمادیں۔ دعواتِ صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام

اسعد غفرلہ

از مدینہ منورہ

۶/اپریل سنہ ۱۹۷۱ء

---

ذو المجد والکرم، مخدوم ومکرّم زید مجدُکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اُمید ہے مزاجِ والا مع متعلقین بعافیت ہوگا۔ احقر نے ۱۲-۱۴ جون کو ایک عریضہ سنگاپور سے لکھا تھا کہ آپ کے والا نامے اور سابقہ گفتگو کی روشنی میں مناسب ہے کہ آپ خود اپنا سفیر لیبی کا خط کرنل عبدالستار امین صاحب کے پتے پر قاہرہ روانہ فرمادیں، احقر اوائلِ جولائی میں قاہرہ پہنچے گا، اس لیے یہ یقین تھا کہ مجھ کو پہنچتے ہی خط مل جائے گا، لیکن ایسا نہ ہوا۔ اور یہاں پہنچا تو آپ کا کوئی والا نامہ ان کے ہاں نہیں پہنچا ہوا ہے، ایسے احوال میں اللہ جانے سعی سے کیا حاصل ہوگا؟ اور کیا نتیجہ رہے گا؟

احقر ۳؍ جولائی کی صبح کو یہاں پہنچا تھا، اور اب دو چار دن میں سیدھے طرابلس (لیبیا) یا حجاز ہو کر چلا جائے گا، اللہ مالک ہے جو اس کو منظور ہو گا، ہو جائے گا۔

خدا جانے رضائیاں آپ تک پہنچیں کہ نہیں، اور ٹھیک پہنچیں اور پسند بھی آئیں کہ نہیں، مولوی عبد اللہ صاحب کا کاخیل، مولوی عبد الرزاق صاحب (اسکندر) اور تمام پُرسانِ احوال حضرات سے سلام مسنون فرما دیں، دعواتِ صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام
اسعد غفرلہ
۶؍ جولائی سنہ ۱۹۷۳ء
شیپرڈ، قاہرہ

نوٹ: یہ مکتوب فندق شبرد (Shepheard's Hotel) قاہرہ، مصر کے لیٹر پیڈ پر لکھا گیا ہے۔

## مولانا شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

۲۲؍ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۳ھ
از دفتر مدرسہ دار العلوم مئو

قدوۃ الأماثل حضرت مولانا المحترم مدّت فیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاجِ عالی؟!

ایک اہم ضرورت سے یہ عریضہ بھیجنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں، لیکن ابتداءً مختصر تمہید سے کر رہا ہوں، اگر بارِ خاطر ہو تو ضرورت کی اہمیت کو مدّنظر رکھتے ہوئے طوالت کو معاف فرمایا جائے۔

دار العلوم مئو تقریباً نصف صدی سے قائم ہے، اور مشرقی اضلاع کا سب سے بڑا و قدیمی مدرسہ ہے۔ اکابرینِ دیوبند کی دعا تقریراً و تحریراً ہمیشہ اس کے شاملِ حال رہی ہے۔ نیز حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ کے مسلک پر عمل پیرا ہونے کی بنا پر اس مدرسہ کے فیوض اطراف و اکنافِ ہند پھیل چکے ہیں، اور سینکڑوں کی تعداد میں علماء، حفّاظ، قرّاء ہر سال بالالتزام فارغ ہو کر دستارِ فضیلت سے سرفراز ہوتے رہتے ہیں۔ ۱۷؍ مدرّسین بالاستقلال تعلیمی فرائض انجام دے رہے ہیں، اور مشہور شخصیتوں کے مالک اس مدرسہ کے صدر مدرّس ہوتے

آئے ہیں۔ مولانا سید میرک شاہ صاحب کشمیری کے یکا یک گھریلو ضرورت سے مجبور ہوکر چلے جانے سے صدر مدرّس کی جگہ خالی ہوگئی ہے، اور دو سال سے کوئی اس عہدہ پر فائز نہیں ہے، صدر مدرّس کی ضرورت شدّت سے محسوس کی جارہی ہے، اور صدر مدرّس کے نہ ہونے کی وجہ سے تعلیمی نقصان کے علاوہ مدرسہ کے وقار کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اربابِ مدرسہ اس کمی کو مدرسہ کے حق میں ناقابلِ تلافی نقصان سمجھ رہے ہیں، ’’مگر از نایابیِ آدم کارآہ آہ‘‘۔ اراکینِ مدرسہ نے بڑے غور وفکر کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ اس عہدہ کے لیے آنجناب سے زیادہ موزوں ومناسب دوسری کوئی شخصیت نہیں ہوسکتی، لہٰذا آنجناب سے پُرزور مگر مؤدبانہ درخواست ہے کہ ہماری دیرینہ اور دلی تمنا کو شرفِ اعزاز بخش کر اس دینی ادارہ کے وقار کو باقی رکھ لیں۔ جواب سے جلد سرفراز فرمایا جائے۔

والسلام

شیخ محمد غفرلہٗ

مہتمم مدرسہ دارالعلوم مئو، ضلع اعظم گڑھ